

# منصور حلاج

ترجمہ: مظفر اقبال

دیوان

منصور حلاج

دیوان

اردو ترجمہ مظفر اقبال



دانیال

دیوانِ حلاج کی شاعری ایک ایسے زاہد کی تخلیق ہے جسے فنا کے درجے پر مقیم ہونے کا شرف حاصل تھا۔ یہ مناجات اور نظمیں ولولہ انگیز محبتِ الہی سے لبریز ہیں اور اُن کیفیات اور مقامات کو بیان کرتی ہیں جن سے گزر کر انسان ایک ایسے مقام پر پہنچ جاتا ہے جہاں وفورِ محبت میں اُس کی ذات محو ہو جاتی ہے اور اُس کے لفظ حکمت اور نور کے اذلی سرچشموں سے منسلک ہو کر کائنات کے سرہستم رازوں کی نقاب کشائی کرنے لگتے ہیں۔

اس کلام میں جہاں ایک انسان کے عزم، ہمت اور عشقِ صادق کا نور موجود ہے وہیں اس پکار کی عمیق گہرائیوں میں ایک ایسا سناٹا بھی ہے جو روح کو تھرتھرا دیتا ہے۔ ایسی خالص توحید جس میں غیر کا شائبہ تک موجود نہ ہو اور ایسا عشق جس نے دوئی کا خاتمہ کر دیا ہو یقیناً انسان کے لئے ایک بھاری بوجھ ہے۔ یہ شاعری اسی ماورائی بوجھ کو سہارنے کی جستجو اور اسی غیر معمولی عزت افزائی کا رزمیہ ہے۔

یہ کلام ایک ہزار سال سے زیادہ عرصے سے اسلامی تصوف اور فکر کے مرکزی دھارے میں شامل رہا ہے۔ مسلمانوں کی کوئی زبان ایسی نہیں ہے جس کے ادب میں حلاج کے کلام اور فکر کی بازگشت موجود نہ ہو۔ اردو میں حلاج کی شاعری کے حوالے سے جو خلا موجود تھا، یہ دو زبانی مجموعہ اُسے پُر کرنے میں معاون ثابت ہو گا۔





۱ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ يَا سَرَى وَنَجَوَائِي

لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ يَا قَصْدِي وَ مَعْنَائِي

أَدْعُوكَ بَلْ أَنْتَ تَدْعُونِي إِلَيْكَ فَهَلْ

نَادَيْتُ إِيَّاكَ أَمْ نَاجَيْتُ إِيَّائِي

یا عین عین وجودی یا مدی ہممی

یا منطقی و عباراتی و ایمائی (۱)

یا کُلَّ کُلِّی و یا سمعی و یا بصری

یا جملتی و تباعیضی و اجزائی

۵ یا کُلَّ کُلِّی و کُلَّ کُلِّی مَلْبَسٌ

و کُلَّ کُلِّی مَلْبُوسٌ بِمَعْنَائِي

یا من به غُلِقْتَ رُوحِي فَقَدْ تَلَفْتُ

و جَدًّا فَصِرْتُ رَهِيْنًا تَحْتَ أَهْوَائِي

لبیک لبیک، اے میرے بھید، اے میری سرگوشی

لبیک لبیک، اے میرے قصد و معنی

میں تجھے پکارتا ہوں — بلکہ تُو مجھے اپنی طرف بلاتا ہے

یہ میں نے پکارا: تُو ہی ہے، یا تُو نے کہا: میں ہی ہوں

اے میرے عین وجود کے عین، اے میری منشا کی غایت،

اے میری گویائی، میری عبارت و اشارت

اے میرے [وجود کی] کُلّی کی اصل، میری ساعت، میری بصارت

اے میری تشکیل، میری ترکیب، میرے اجزاء

[اے میرے وجود کی] اصل — تمام چیزوں کی اصل کُلّی — ملبس

تُو تمام کا تمام میرے معانی میں ملبوس ہے

تُو کہ جس سے میری روح وابستہ ہو گئی اور پھر تلف ہو گئی

پھر تُو میری خواہش کا رہین بن کر رہ گیا

ابکی علی شجنی من فرقتی وطنی  
طوعاً ویسعدنی بالنوح اعدائی

ادنو فیبعدنی خوفی فیقلقنی  
شوق تمکن فی مکنون احشائی

فکیف اصنع فی حب کلفت به  
مولای قدمل من سقمی اطبائی

۱۰ قالوا تداو به منه فقلت لهم  
یا قوم هل یتداوی الداء بالدائی

حبی لمولای اضنانی واسقمنی  
فکیف استکو الی مولای مولائی

انی لأرمقه والقلب یعرفه  
فما یترجم عنه غیر ایمائی

یا ویح روحی من روحی فوا أسفی  
علی منی فانی اصل بلوائی

فرقت وطن پر، میں بہ رضا اپنے دکھ پر روتا ہوں  
اور میرے دشمن دکھ میں میرے مددگار ہیں

جب قریب آتا ہوں تو میرا خوف مجھے دور کر دیتا ہے  
وجود میں دور تک رچ چکا شوق مجھے مبتلائے قلق کر دیتا ہے

میں اس محبت کا کیا کروں جس میں مبتلا ہوں  
میرے مولا، طبیب بھی میری بیماری سے تنگ آ گئے

وہ کہتے ہیں: اس کی بیماری سے ہی اس کا علاج کرو  
دوستو! کیا بیماری سے بیماری کا علاج ممکن ہے!

میرے مولا کے لئے میری محبت نے مجھے بیمار اور نڈھال کر دیا  
میں اپنے مولا سے خود اسی کی شکایت کیسے کروں؟

میری نگاہ اس پر پڑی اور قلب نے پہچان لیا  
لیکن اس کا بیان ممکن نہیں سوائے اشاروں کے

حیف میری روح! میری روح نے میری روح سے دکھ اٹھایا  
کہ میں اپنی بیماری کی وجہ خود ہوں

۱۔ قوم: مراد صوفیاء ہیں۔

كَأَنِّي غَرَقْتُ تَبْدُو أَنَا مِلُهُ  
تَغَوُّثًا وَهَوْفِي بِحَرَمِنِ الْمَاءِ

۱۵ وَلَيْسَ يَعْلَمُ مَا لَاقَيْتُ مِنْ أَحَدٍ  
إِلَّا الَّذِي حَلَّ مَنِّي فِي سَوِيدَائِي

ذَاكَ الْعَلِيمُ بِمَا لَاقَيْتُ مِنْ دَنَفٍ  
وَفِي مَشِيئَتِهِ مَوْتِي وَاحْيَائِي

يَا غَايَةَ السُّؤْلِ وَالْمَأْمُولِ يَا سَكْنِي  
يَا عِيشَ رُوحِي يَا دِينِي وَدُنْيَائِي

قُلْ لِي فَدَيْتُكَ يَا سَمْعِي وَيَا بَصْرِي  
لِمَ ذَا اللَّجَاجَةِ فِي بُعْدِي وَأَقْصَائِي

۱۹ إِنْ كُنْتُ بِالْغَيْبِ عَنْ عَيْنِي مُحْتَجِبًا  
فَالْقَلْبُ يَرَعَاكَ فِي الْإِبْعَادِ وَالنَّائِي

(۱) ماسینیون = اعیانی



غرق ہو چکے آدمی کی طرح ہوں، جس کی صرف انگلیاں نظر آتی ہیں  
وہ پانی سے لبریز سمندر میں ہے اوو مدد کے لئے پکارتا ہے

کوئی نہیں جانتا مجھے کس بات کا سامنا تھا  
سوائے اس کے جو میرے دل میں حل ہو چکا

وہ علیم ہے، وہ جانتا ہے، کہ میرے دل نے کیسے دکھ اٹھایا  
اور میری موت اور جی اٹھنا اسی کی مشیئت سے ہے

اے میرے سوال کی غایت، میری امید میرے مسکن  
اے میری روح کی زندگی، میرے دین اور دنیا

کہم: میں تیرا تاوان ہوں، اے میری ساعت و بصارت  
تو مجھے اس فراق، اس دوری میں کیوں رکھتا ہے

اگر تو غیب میں میری آنکھوں سے پوشیدہ ہے  
قلب تجھے دیکھتا ہے، اس فراق میں، ہاں اس ہجر میں

## جواب فی حقیقۃ الایمان

- ۱۔ لِلْعِلْمِ أَهْلٌ وَلِلْإِيمَانِ تَرْتِيبٌ  
وَلِلْعُلُومِ وَأَهْلِيهَا تَجَارِيبٌ  
وَالْعِلْمُ عِلْمَانُ: مَنِبُودٌ وَمَكْتَسَبٌ  
وَالْبَحْرُ بَحْرَانِ مَرْكُوبٌ وَمَرْهُوبٌ  
وَالدَّهْرُ يُؤْمَانُ: مَذْمُومٌ وَمَمْتَدَحٌ  
وَالنَّاسُ إِثْنَانِ: مَمْنُوحٌ وَمَسْلُوبٌ  
فَاسْمِعْ بَقَلْبِكَ مَا يَأْتِيكَ عَنْ ثِقَةٍ  
وَانْظُرْ بِفَهْمِكَ فَالْتَمِيزْ مَوْهُوبٌ  
۵۔ إِنِّي أَرْتَقِيْتُ إِلَى طَوْدٍ بِلَا قَدَمٍ  
لَهُ مَرَاقٍ عَلَى غَيْرِي مَصَاعِبٌ  
وَحُضْتُ بَحْرًا وَلَمْ يَرْسِبْ بِهِ قَدَمِي  
خَاضَتْهُ رُوحِي وَقَلْبِي مِنْهُ مَرْغُوبٌ

## حقیقتِ ایمان کے بارے میں:

- علم کے لئے اہل علم ہیں اور ایمان کے ہیں درجات  
اور علوم اور اہل علم کے پرکھنے کے لئے طریقے  
علم دو طرح کے ہیں: ایک بے ثمر دوسرا بار آور  
اور سمندر دو طرح کے ہیں: ایک راکہ دینے والا، دوسرا خطرناک  
اور زمانہ دو طرح کے ایام ہیں: ایک مذموم دوسرا قابل تحسین  
اور نسل انسانی دو طرح کی ہے: ایک ممنوح<sup>۲</sup>، دوسری مسلوب<sup>۳</sup>  
سو اپنے دل سے سنو جو ایک ثقہ شخص بیان کرتا ہے  
اور اپنے فہم سے غور کرو کہ ممیز کر سکتا ایک وہی چیز ہے  
میں ایک قدم اٹھائے بغیر ایک بلند مقام پر پہنچا ہوں  
وہ مقام جس تک پہنچنا دوسروں کے لئے پر خطر ہے  
اور میں پاؤں سے چھوٹے بغیر سمندر کی گہرائی تک پہنچا ہوں  
یہ میری روح اور قلب ہیں جنہوں نے اس کی خواہش کی تھی

۲۔ ممنوح: انعامات پانے والے

۳۔ مسلوب: جن سے چھن گیا

حَصْبَاؤُهُ جَوْهَرٌ لَمْ تَدْنُ مِنْهُ يَدٌ

لَكِنَّهُ بَيِّدُ الْإِفْهَامِ مِنْهُوبٌ

شَرَبْتُ مِنْ مَاءٍ رِيًّا بِغَيْرِ فَمٍ

وَالْمَاءُ قَدْ كَانَ بِالْإِفْوَاءِ مَشْرُوبٌ

لَأَنَّ رُوحِي قَدِيمًا فِيهِ قَدْ عَطِشْتُ

وَالْجِسْمُ [مَا] مَاسَهُ مِنْ قَبْلِ تَرْكِيبِ

۱۰ إِنِّي يَتِيمٌ وَلِيَ أَبٌ الْوَدُّ بِهِ

قَلْبِي لَغِيْبَتِهِ مَا عِشْتُ مَكْرُوبٌ

أَعْمَى بَصِيرٌ وَإِنِّي أَبْلُهُ فَطِنٌ

وَلِيَ كَلَامٌ إِذَا مَا شِئْتُ مَقْلُوبٌ

ذُوقْنَا عَرَفُوا [مَا] قَدْ عَرَفْتُ فَهَمْ

مَحْيَى وَمَنْ يُحْظُ بِالْخَيْرَاتِ مَصْحُوبٌ

۱۳ تَعَارَفْتُ فِي قَدِيمِ الذَّرِّ أَنْفُسَهُمْ

فَأَشْرَقَتْ شَمْسُهُمْ وَالذَّهْرُ غَرِيبٌ



اس کی پتھریلی گہرائی ایک موتی ہے جس تک کوئی ہاتھ نہیں پہنچ پایا۔  
لیکن اسے فہم کا ہاتھ پا سکتا ہے

اور میں نے منہ کھولے بغیر اس کے پانی کو جی بھر کر پیا ہے۔  
یہ جانا پہچانا پانی — جسے منہ نے پیا ہے

روح ازل سے اس کی پیاسی تھی  
اور جسم اپنی ترکیب سے پہلے اس میں شرابور کیا گیا تھا

یتیم ہوں لیکن ایک گمشدہ باپ رکھتا ہوں جسے پکار سکوں  
اور میرا دل، جب تک میں زندہ ہوں، اس کے غیاب میں کرب میں مبتلا رہے گا

اندھا ہوں لیکن بصیرت رکھتا ہوں، سادہ لوح ہوں، لیکن فطین  
اور یہ میرا کلام! غور کرو تو اسے پلٹا بھی جا سکتا ہے

جو میں جانتا ہوں، عارفوں کو اس کی معرفت حاصل ہے  
وہ میرے ساتھی ہیں، کم جو کوئی خیر کا کام کرتا ہے، ساتھی رکھتا ہے

ان کی روحیں وقت کی ابتدا ہی میں ایک دوسرے سے متعارف کروا دی گئی تھیں  
پھر وہ سورج کی طرح جگمگا اٹھیں، جب وقت مائل بہ غروب تھا

۱ یا موضع الناظر من ناظری  
و یا مکان السیر من خاطری

یا جملة الكل التي كُلُّها  
أحبُّ من بعضی ومن سائری

تراك ترثی للذي قلبه  
معلق في مخلي طائر

مدله حيرانُ مستوحش  
يهرب من قفر الى آخر

۵ يسري وما يدري واسراره  
تسري كلمح البارق النائر

كسرة الوهم لمن وهمه  
على دقيق الغامض الغابر

۷ في لُحْ بحر الفكر تجري به  
لطائف من قدرة القادر

اے میری نظر کے مقام بصیرت  
اور میرے دل کے خیالات کے پوشیدہ مقام

اے مکمل ترین، جس کی کل سے  
میں محبت کرتا ہوں۔ اپنے ایک ایک جزو سے اور کل سے

میں تیری طرف دیکھتا ہوں، غم زدہ  
تُو — جس کے لئے میرا دل ایک پرندے کے پنجوں میں معلق ہے

مبتلائے غم، حیران اور راہ گم کردہ  
ایک بیابان سے دوسرے کی طرف سرگرداں

اندھوں کی طرح محو سفر، اور اس کے اسرار  
تیزی میں جیسے برق کے کوندے کی لپک

یا جیسے آخری نیند میں  
خواب دیکھنے والے کے وہم کی سرعت

بحر فکر کے گہرے منجدھار میں اس کو بہا لے جاتی ہے  
قادر مطلق کی قدرت کا لطف و کرم

۱ سکوتٌ ثم صمتٌ ثم خرسٌ

وعِلْمٌ ثم وَجْدٌ ثم رمسٌ

وطینٌ ثم نارٌ ثم نورٌ

وبردٌ ثم ظلٌ ثم شمسٌ

وحزنٌ ثم سهلٌ ثم قفرٌ

ونهرٌ ثم بحرٌ ثم یَبْسُ

وسکرٌ ثم صحوٌ ثم شوقٌ

وقربٌ ثم وصلٌ ثم أنسٌ

۵ وقَبْضٌ ثم بسطٌ ثم محوٌ

وفرقٌ ثم جمعٌ ثم طَمَسٌ

وأخذٌ ثم ردٌ ثم جذبٌ

ووصفٌ ثم كشفٌ ثم لبسٌ

عبارات لاقوام تساوت

لديهم هذه الدنيا وفلسٌ

سکوت پھر خاموشی پھر فتورِ کلام

اور علم، پھر وجد پھر فنا

مٹی، پھر نار پھر نور

ٹھنڈک پھر سایہ پھر دھوپ

دشوارِ راستہ، پھر آسان پھر بیابان

دریا، پھر سمندر پھر خشکی

سکر، پھر صحو پھر شوق

قرب، پھر وصل پھر انس

قبض، پھر بسط پھر محویت

فراق، پھر جمع پھر طمس

ربودگی پھر واپسی پھر جذب

اور وصف، پھر کشف، پھر اخفا

عبارات — جو صرف وہی سمجھ سکتے ہیں

جن کے لئے دنیا ایک فلس سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتی



وأصوات وراء الباب لكن  
عبارات الورى في القرب همس

وآخر ما يؤول اليه عبث  
إذا بلغ المدى حظاً ونفس

١٠ لأن الخلق خدام الأمانى  
وحق الحق في التحقيق قدس

دروازے کے پیچھے سے آتی ہوئی آوازیں —  
جیسے ہی ہم قریب پہنچتے ہیں، سرگوشیوں میں بدل جاتی ہیں

اور آخری شے جو آخر میں ایک غلام کو ملتی ہے —  
جب وہ اپنے مقصود کی انتہا کو پہنچتا ہے: اس کا مقدر، اس کا نفس

کہ خلق اپنی تمناؤں کی غلام ہے  
بالتحقیق، حق کی حقیقت یہ ہے کہ وہ مقدس ہے

۱ من سارروه فابدى کلما ستروا  
ولم یراع اتصلاً کان غشاشا

اذا النفوس اذا عت سرّما علمت  
فکل ما خملت من عقلها حاشا

من لم یصن سرّ مولاہ وسیدہ  
لم یأمنوہ علی الاسرار ما عاشا

وعاقبوہ علی ما کان من زلّ  
وابدلوہ مکان الأنس ایحاشا

۵ وجانبوہ فلم یصلح لِقُرْبہم  
لما رأوہ علی الاسرار نبّاشا

من اطلعوہ علی سرّ فنمّ بہ  
فذاک مثلی بین الناس طیشا

ہم اہل السرّ وللإسرار قد خلیقوا  
لا یصبرون علی من کان (۱) فحاشا

لا یقبلون مذیعاً فی مجالسہم  
ولا یحبون سترّاً کان وشنوآشا

ذی اعتبار، جس نے وہ ظاہر کیا جو انہوں نے چھپایا  
گھروں کو نہ لوٹنے والے دھوکا باز تھے

جب نفوس رازوں کو آشکار کرتے ہیں  
وہ جانتے ہیں جو ان کی عقل کو تنگ کرتا ہے، ہوشیار

وہ جو اپنے آقا اور مولا کا راز فاش کرتا ہے  
وہ اس پر اپنے رازوں کا اعتبار نہیں کرتے

جو آشکار کرتا ہے وہ اسے سزا دیتے ہیں  
اور اس کو مقام انس سے ہٹا کر وحشت میں ڈال دیتے ہیں

وہ اس سے گریز کرتے ہیں اور اس کے قریب نہیں جاتے  
جب وہ رازوں کو افشا کر رہا ہوتا ہے

جس نے ایک راز پایا اور اسے نشر کر دیا  
میری طرح ہے — انسانوں کے درمیان ایک پاگل

وہ اہل اسرار ہیں، رازوں ہی کے لئے بنے ہیں  
وہ راز افشا کرنے والوں کے ساتھ گزارہ نہیں کر سکتے

ان کی مجالس میں راز افشا کرنے والے کے لئے کوئی جگہ نہیں  
وہ [راز سے] چادر اٹھانا پسند نہیں کرتے

لایصطفون مضافاً بغض سرہم  
حاشا جلالہم من ذلکم حاشا

۱۰ فَاَکُنْ لَهُمْ وَبِهِمْ فِی کُلِّ نَائِبَةٍ  
الِیْہِم مَّا بَقِیَ ذَا الدَّہْرِ هَشَّاشًا

(۱) ماسینیون = ماکان

وہ رازوں کی پردہ پوشی کے خلاف کچھ براداشت نہیں کرتے  
اس میں ان کے جلال سے بچو، ہوشیار رہو

ان کے ہو رہو، ان کے ساتھ رہو، ہر مشکل مصیبت میں  
اور رہتی دنیا تک بشاشت سے ان کا استقبال کرو

۱ أنعی الیک نفوساً طاح شاہدھا

فیما ورا الحیث یلقى شاهد القدم

أنعی الیک قلوباً طالما هطلت

سحائب الوحی فیہا أبجر الحكم

أنعی الیک لسان الحق منذ زمن

أودی وتذکارہ فی الوهم کالعدم

أنعی الیک بیانا تستکین له

اقوال کل فصیح مقول فہم

۵ أنعی الیک اشارات العقول معاً

لم یبق منهن الادارس الرمم

أنعی وحبک اخلاقاً لطائفہ

کانت مطایہم من مکمد الکظم

میں گریہ کرتا ہوں، ان نفوس کے لئے جن کی شہادت جا رہی ہے  
'یہاں' (اس عالم کون و مکان) کے پار — شاہدِ قدیم سے ملنے

میں گریہ کرتا ہوں، ان قلوب کے لئے جو تادیر سیراب رہے  
وحی کے بادلوں سے — پانی جس میں حکمت کے سمندر تھے

میں گریہ کرتا ہوں، حق کی زبان کے لئے جو بہت پہلے بھیجی گئی  
جس کا ذکر (اب) خیالات میں مفقود ہو چکا

میں گریہ کرتا ہوں، ایسے کلام کے لئے  
جو فصیح اقوال اور فہم کے استدلال کو خاموش کر دے

میں گریہ کرتا ہوں، عقل کے (ذریعے بتائے گئے) نشانات کے لئے  
جن میں سے کچھ باقی نہیں، سوائے مٹ چکے نقوش والی ہڈیوں کے

میں گریہ کرتا ہوں، تیری محبت اور مہربانی کے طریق کا  
ان کے ضبطِ نفس کے لئے جن کی سواری (کا جانور) ان کا  
(خاموشی سے) گھٹنا تھا

مَضَى الْجَمِيعُ فَلَا عَيْنَ وَلَا أَثَرَ  
مُضَيَّ عَادٍ وَفُقْدَانِ الْأَلَى إِرَمَ

۸ وَخَلَفُوا مَعَشَرَآ يَجْرُونَ لِبَسْتَهُمْ  
أَعْمَى مِنَ الْبَهِيمِ بَلْ أَعْمَى مِنَ النَّعَمِ

سب گزر گئے، کوئی چشمہ یا اثر چھوڑے بغیر  
سب معدوم ہو گئے، عاد اور ان کے گمشدہ شہر اِرم کی طرح

اپنے الجھاؤ میں سرگرداں، صرف پر اگندہ ہجوم ان کی راہوں پر باقی ہے  
جانوروں سے زیادہ اندھا، اونٹنیوں اور بھیڑوں سے بھی زیادہ اندھا



۱ اشار لحظی بعین علم  
بخالص من خفی وَهْمٍ

وَلَأُنْحِ لَاحَ فِی ضَمِیْرِ  
اَدَقَّ مِنْ فَهْمٍ وَهْمٍ هَمِّی

وَحُضِنْتُ فِی لُجِّ بَحْرِ فِکْرِی  
أَمْرٌ فِیهِ کَمَرٌ سَهْمٍ

وَطَارَ قَلْبِی بِرِیْشِ شَوْقِی  
مَرکَبَ فِی جَنَاحِ عِزِّی

۵ اِلٰی الَّذِیْ اِنْ سَأَلْتُ عَنْهُ  
رَمَزْتُ رَمْزًا وَلَمْ اَسْمِی

حَتّٰی اِذَا جُزْتُ کُلَّ حَدٍّ  
فِی فُلُواتِ الدُّنُوْا اَهْمِی

نَظَرْتُ اِذَا ذَاکَ فِی سَجَالٍ  
فَمَا تَجَاوَزْتُ حَدَّ رَسْمِی

فَجَنَّتْ مُسْتَسْلِمًا اِلَیْهِ  
حَدَّ قِیَادِی بِکَفِّ سَلْمِی

میں اپنی نظر کو علم کی آنکھ سے ہدایت  
اور خالص خفی ترین وہم سے

میرے ضمیر میں ایک روشنی ہے  
فہم و وہم سے لطیف

میں فکر کے سمندر کی موج پر رواں ہوں  
جیسے تیر حرکت کرتا ہے

اور میرا دل شوق کے پروں سے اڑ رہا ہے  
میرے عزم کے پروں پر رواں

اس کی طرف جس کے بارے میں اگر مجھ سے پوچھا جائے  
تو میں رمز میں پناہ ڈھونڈتا ہوں اور اس کا نام نہیں لیتا

تاوقتیکہ میں قرب کے صحراؤں سے -- جہاں میں سرگراں ہوں --  
تمام رکاوٹوں سے گزر جاتا ہوں

پھر میں آبی سطح پر سے دیکھتا ہوں  
لیکن میں اپنی حدود سے تجاوز نہیں کرتا

بالآخر میں، تسلیم و رضا کے پالہنگ سے بندھا،  
اس کے سامنے سپر ڈال دیتا ہوں

قد وسم الحبّ منه قلبی  
بمیسّم الشوق ای وسم  
۱۰ و غاب عنی شهود ذاتی  
بالقرب حتّی نسیتُ اسمی

الہیوان

اس کی محبت میرے قلب کو شوق سے داغتی ہے  
اور یہ کیسا داغ ہے!

میری ذات کا شہود مجھ سے اوجھل ہو گیا ہے  
اس قرب سے جس نے مجھے اپنا نام بھلا دیا ہے

الہیوان

۱ لم یبق بینی و بین الحقّ تبّیان  
ولا دلیل ولا آیات برهان

هذا تجلّی طلوع الحقّ نائراً  
قد أذهرت فی تلا لیها بسلطان

كان الدلیل له منه الیه به  
من شاهد الحقّ بل علماً بتبّیان

كان الدلیل له منه به وله  
حقاً وجد ناه فی تنزیل فرقان

۵ لا یستدلّ علی الباری بصنعتہ  
وأنتم حدّثُ یُنْبی بازمان

هذا وجودی و تصریحی و معتقدی  
هذا توحّد توحیدی و ایمانی

میرے اور حق کے درمیان اب کوئی تبیان باقی نہیں  
نہ کوئی دلیل و برہان و نشان

یہ حق کی تجلی کی صبح ہے  
یہ چمکدار قوت میں پروان چڑھی ہے

اس کی دلیل اسی کے لئے ہے، اسی میں ہے اسی کے لئے، اسی سے ہے  
شاہد حق سے بلکہ یہ علم بتیان ہے

اس کی دلیل اسی کے لئے ہے، اسی میں ہے، اسی کی طرف ہے  
حق یہ ہے کہ ہم نے اسے نازل کئے، ممیز کرنے والے صحیفے میں پایا

خالق کو اس کی صنعت سے مت پہچانو  
تم سب وقت میں سرگرداں حادث ہو

یہ میرا وجود، میرا قول اور میرا ایمان  
توحید اور ایمان کو مستحکم کرتے ہیں

هذا عبارة اهل الا نفراد به  
ذوى المعارف فى سرّ و اعلان

۸ هذا وجود وجود الواجدین له  
بنی التجانس اصحابی و خلائی

یہ عبارات اہل انفراد کے لئے ہیں  
جو معارف کے خفیہ اور ظاہری امین ہیں

یہ وجود ان پائے والوں کا وجود ہے جنہوں نے اسے پایا  
بیٹو، دوستو اور ساتھیو —

۱ عَجِبْتُ مِنْكَ وَمَنَى  
يَا مُنِيَّةَ الْمُتَمَنَّى

اَدْنَيْتَنِي مِنْكَ حَتَّى  
ظَنَنْتُ أَنَّكَ اَنَّى

وَعَبْتُ فِي الْوَجْدِ حَتَّى  
اَفْنَيْتَنِي بِكَ عَنَّى

يَا نَعْمَتِي فِي حَيَاتِي  
وَرَا حَتَّى بَعْدَ دَفْنِي

۵ مَالِي بِغَيْرِكَ اُنْسٌ  
مَنْ حَيْثُ خَوْفِي وَامْنِي

میں تجھ پر اور خود پر حیراں ہوں  
میری خواہش کی انتہا

تو نے مجھے قربت بخشی  
حتیٰ کہ میں نے سمجھا ”میں“ ہے

میں تجھے پانے میں کھو بیٹھا  
حتیٰ کہ تو نے مجھے خود میں نیست کر دیا

اے میری زندگی میں میری نعمت  
اور دفن کے بعد میری راحت

تیرے بغیر میرا کوئی پرسانِ حال نہیں  
تو ہی ہے میرے خوف میں اور امن میں



اے وہ ہستی جس کے معنی کے باغوں میں  
میرے تمام فتون محدود ہیں

اور اگر میں کسی شے کی تمنا کروں  
تو تو ہی میری کل تمنا ہے

یا من ریاض معانیہ  
قد حوَّیت کل فنی

۷ وان تمنیت شیاً  
فانت کل التمنی

۱ اَقْتُلُونِي يَا ثِقَاتِي  
اَنْ فِی قَتْلِ حِیَاتِی

وَمَمَاتِی فِی حِیَاتِی  
وَحِیَاتِی فِی مَمَاتِی

اَنْ عِنْدِی مَحُو ذَاتِی  
مِنْ اَجَلِ الْمَكْرَمَاتِ

وَبَقَائِی فِی صِفَاتِی  
مِنْ قَبِیْحِ السَّیِّئَاتِ

۵ [سَنَمْتُ نَفْسِی حِیَاتِی  
فِی الرِّسُومِ الْبَالِیَاتِ

فَاَقْتُلُونِی وَاحْرِقُونِی  
بِعِظَامِی الْغَانِیَاتِ

مجھے ہلاک کر دو، میرے باعتبار ساتھیو  
کم میرا قتل ہی میری زندگی ہے

میری موت میری حیات میں ہے  
اور میری حیات میری موت میں ہے

میرے نزدیک اپنے وجود کو مٹا دینا  
گراں قدر کارناموں میں سب سے اونچا ہے

اور اپنی صفت کے ساتھ بقا  
قبیح ترین گناہ ہے

میرے نفس نے میری زندگی کو تاراج کیا ہے  
شکستہ تباہ حال نشانات کے درمیان

سو مجھے ہلاک کر دو اور جلا دو  
میری بھرپھراتی ہڈیوں کے درمیان

ثم مرّوا برفاتی  
فی القبور الدارسات

تجدوا سرّ حبیبی  
فی طوایا الباقیات]

انّی شیخ کبیر  
فی علو الدرجات

۱۰ ثم انّی صرتُ طفلاً  
فی حجور المرضعات

ساکناً فی لحد قبر  
فی اراضِ سبخات

ولدتُ اُمّی اباها  
انّ دامن عجبائی

فبنائی بَعْدَ اَنْ کُنْ  
نَ بنائی اُخواتی

اور جب وہ میرے باقیات کے قریب سے گزریں گے  
اجاڑ مقبروں کے درمیان

وہ میرے حبیب کے راز کو پالیں گے  
باقی رہ جانے والوں کے درمیان]

بے شک میں شیخ کبیر ہوں  
اونچے مراتب کے لحاظ سے

پھر ایک نونہال بچہ بن جاتا ہوں  
دایاؤں کے حجروں میں

قبر کے اندر مکین  
بنجر زمینوں میں

میری ماں نے اپنے باپ کو جنم دیا  
یہ عجیب باتوں میں سے ایک ہے

یوں میری بیٹیاں  
میری بہنیں بن گئیں

ليس من فعل زمان  
لا ولا فعل الزنات

۱۵ [فاجمعوا الاجزاء جمعا  
من رسوم نيرات

من هواء ثم نار  
ثم من ماء فِرات

فازرعوا الكلّ بأرض  
تُرْبُهَا تُرْبُ مَوَاتٍ

وتعاهدھا بسقى  
من كوؤس دائرات

من جوار ساقیات  
وسواقِ جاریات

۲۰ فاذا اتممت سبعا  
انبئت خير نبات

یہ وقت کی کارستانی نہیں  
نہیں، اور نہ ہی زناکاری کا عمل

اسو میرے اجزاء کو جمع کرو  
چمکدار اجسام سے

ہوا سے بنے ہوئے، پھر آگ سے  
پھر فرات کے پانیوں سے

تمام اس زمین میں بوئے گئے  
جس کی مٹی بنجر ہے

اسے پانی سے سیراب کرو  
گھومتے پیالوں کے پانی سے

پیالے لے جانے والیوں کے گہرے پانیوں سے  
اور بہتے چشموں سے

اور جب تم سات چکر مکمل کر چکو گے  
اس میں سے خیر کے پودے برآمد ہوں گے

۱ یا طالما غَبْنَا عَنْ أَشْبَاحِ النَّظَرِ

بِنَقْطَةِ تَحْكِى ضِيَاءِ هَا الْقَمَرِ

۲ مِنْ سَمْسَمٍ وَشَيْرِجٍ وَأَحْرَفِ

وَيَاسْمِينِ فِي جَبِينِ قَدِ سَطَرِ

۳ تَمْشُوا وَنَمْشَى وَنَرَى أَشْخَاصَكُمْ

وَأَنْتُمْ لَا تَرَوْنَ يَا دَبِرَ

اکثر ہم ظاہری علامات سے چھپتے ہیں  
ایک قطرے میں — جسے چاند نے منور کیا ہے

سسم اور سسم کے تیل [کے قطرے میں] اور حروف میں —  
جو یاسمین اور جبینوں پر تحریر کئے گئے ہیں

تم جاتے ہو، ہم جاتے ہیں اور ہم تمہاری اشکال دیکھتے ہیں  
لیکن تم نہیں دیکھتے — تم جو پیچھے رہ گئے



۱ وَاِیَّ الْاَرْضِ تَخْلُوْمُنْكَ حَتّٰی

تَعَالَوْا یَطْلُبُوْنَكَ فِی السَّمَاءِ

۲ تَرَاهُمْ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْكَ جَهْرًا

وَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ مِنْ الْعَمَاءِ

کون سی زمین تیرے وجود سے خالی ہے  
کہ وہ تجھے اوپر آسمانوں میں ڈھونڈتے ہیں

تو انہیں دیکھتا ہے، اپنی طرف دیکھتے ہوئے  
لیکن وہ نہیں دیکھ پاتے کہ اندھے ہیں

۱ الی کم انت فی بحر الخطایا  
تبارز من یراک ولا تراہ

وسمُتک سمت ذی ورع تقی  
وفعلک فعل متبع ہواہ

فیما من بات یخلو بالمعاصی  
وعین اللہ شاہدہ تراہ

أتطمع ان تتال العفومما  
عصیت وانت لم تطلب رضاہ

۵ فُتِبَ قَبْلَ المَمَاتِ وَقَبْلَ یَوْمِ  
یَلْقَى الْعَبْدُ مَا کَسَبَتْ یَدَاهُ

۶ أَتَفْرَحُ بِالذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا  
وَتَتَسَاهَا وَلَا أَحَدَ سِوَاهَا

کب تک تم خطاؤں کے سمندر میں رہو گے  
اس سے دُوبدو جو تمہیں دیکھتا ہے، اور جسے تم نہیں دیکھتے

تیرا نام تو خدا خوفی، تقویٰ سے عبارت ہے  
اور تیرا عمل خواہشات کے غلام کا عمل ہے

تو جو اپنے گناہ میں اکیلا رہ گیا  
اللہ کی آنکھ نے شاہد کے طور پر تجھے دیکھا

کیا تو عفو کا طالب ہے  
رضا کا طلب گار نہ ہونے کے گناہ پر

توبہ کر لو، موت سے پہلے اور اس دن سے پہلے  
جب ہر بندے کے سامنے وہ آئے گا جو اس نے کمایا

کیا تُو خطا اور گناہوں میں فرحت ڈھونڈتا ہے  
اور اسے بھول جاتا ہے، صرف اسے!

۱ کانت لقلبی اہواء مفرقة

فاستجمعت مذراءك العین اہوائی

فصار یحسدنی من كنت الحسده

وصرت مولی الوری مُذْصرت مولائی

مالامنی فیک احبابی واعدای

الآ لغفلتہم عن عظم بلوائی

ترکت للناس دنیاہم ودینہم

شغلاً بحبک یا دینی و دنیائی

۵ اشعلت فی کبدی نارین واحده

بین الضلوع واخری بین احشائی

میرے قلب میں بہت سی حاجتیں تھیں  
جب محب کی نگاہ پڑی، وہ جمع ہو گئیں

جس سے میں حسد کرتا تھا وہ مجھ سے حسد کرنے لگا  
اور میں انسانوں کا مولا بن گیا، تُو میرا مولا بن گیا

تیرے لئے نہ میرے دشمنوں نے، نہ میرے احباب نے مجھے الزام دیا  
ہاں، صرف اس وقت جب انہوں نے میرے کربِ عظیم کو بھلا دیا

میں نے لوگوں کے لئے ان کی دنیا اور دین چھوڑ دیا  
تیری محبت میں مشغول ہو کر، اے میرے دین و دنیا

تُو نے میرے جگر میں دو آگیں جلائیں  
ایک پسلیوں کے درمیان، دوسری میرے پہلوؤں میں

۱ إذا دَهَمْتُكَ خِيُول [البعاد

ونادی] الایاس بقطع الرجا

فُخِذُ فِی شِمَالِکَ تَرَسِ الْخُضُوعِ

وَشَدَّ الْيَمِینِ بِسِیْفِ الْبِکَا

وَنَفْسُکَ نَفْسُکَ کُنْ خَائِفًا

عَلَى حِذْرٍ مِنْ کَمِینِ الْجَفَا

فَانْ جَاءَکَ الْهَجْرُ فِی ظِلْمَةٍ

فَسِرْ فِی مِشَاعِلِ نَوْرِ الصَّفَا

۵ فَقُلْ لِلْحَبِیبِ تَرَى ذَلَّتِی

فَجُدْ لِی بِعَفْوِکَ قَبْلَ الْلِقَا

۶ فَوَ الْحُبِّ لَا تَنْتَنِی رَاجِعًا

عَنِ الْحُبِّ الْأَبْعُوضِ الْمَنَا

جب فرقت کے گھوڑے تمہیں آن لیں  
اور مایوسی کی چیخ امید کو نگل لے

اپنے بائیں ہاتھ میں خضوع کی بکتر  
اور دائیں میں گریہ کی تلوار تھام لو

اور اپنے نفس—اپنے نفس سے محتاط رہو  
پنہاں جفا کے خوف سے محتاط رہو

اگر تاریکی میں ہجرت کا سامنا ہو  
تو نورِ صفا کی مشعلوں میں پناہ لو

اپنے حبیب سے کہہ دو: تو میری افگندگی کو دیکھتا ہے  
ملاقات سے پہلے مجھے معاف کر دے

اے میرے محب، مجھ سے علیحدہ نہ ہو  
شر پانے سے پہلے محبت سے جدا نہ ہو

۱ سبحان من اظہر ناسوتہ

سر سنا لاهوتہ الثاقب

ثم بدا فی خلقہ ظاہراً

فی صورتہ الآکل والشارب

۳ حتی لقد عاینہ خلقہ

کلحظة الحاجب بالحاجب

پاک ہے وہ ذات جس نے ناسوت کو ظاہر کیا

اپنے لاہوت کی خفیم، چمکدار روشنی سے

پھر وہ اپنی مخلوقات میں نمودار ہوا

ایسی حالت میں کہ وہ کھاتا پیتا تھا

حتیٰ کہ اس نے خود کو یوں دیکھا

جیسے ایک آنکھ کی نظر دوسری آنکھ کو دیکھتی ہے



۱ کَتَبْتُ وَلَمْ اَكْتُبْ اِلَيْكَ وَاِنَّمَا  
كَتَبْتُ اِلَى رُوْحِي بَغِيْر كِتَابٍ

وَذَلِكَ اِنَّ الرُّوْحَ لَا فَرْقَ بَيْنَهَا  
وَبَيْنَ مُحِبِّهَا بِفَصْلِ خُطَابٍ

۳ وَكَلَّ كِتَابٍ صَادِرٍ مِنْكَ وَاَرَدَ  
اِلَيْكَ بَلَا رَدٍّ الْجَوَابُ جَوَابُ

میں نے لکھا — لیکن تجھے نہ لکھا  
کہ میں نے اپنی روح کو لفظوں کے بغیر لکھا

یہ اس لئے کہ دُوری نہیں روح میں اور اس کے چاہنے والے میں  
وہ دُوری جو خطاب کی جدائی سے پیدا ہوتی ہے

ہر لکھا تیری طرف سے ہے اور تیری طرف لوٹتا ہے  
جواب — جواب پائے بغیر

۱ اُریدُک لا اُریدُک للثواب  
ولکنی اُریدُک للعقاب

فکلّ مآربی قد نلتُ منها  
سوی ملذوذ و جدی بالعذاب

میں تیرا طلب گار ہوں، لیکن بطورِ ثواب نہیں  
بلکہ میں عقاب کے طور پر تیرا طلب گار ہوں

اب تیری طرف سے تمام نعمتیں مل گئیں  
سوائے دکھ میں میری ذات کی خوشی کے

---

ڈاکٹر کامل نے ان اشعار کو حلاج سے  
منسوب کلام میں شامل کیا ہے

۱ كَفَى حَزَنًا اَنِّى اُنَادِيكَ دَائِمًا  
كانى بعيدًا او كانك غائب

۲ وَأَطْلُبُ مِنْكَ الْفَضْلَ مِنْ غَيْرِ رَغْبَةٍ  
فلم ار قبلى زاهدا فيك راغب

حزن كى حد هو گئى كم ميں نے دائم تجھے پكارا  
جيستے ميں بيهت دور هوں يا جيسے تُو غياب ميں هو

ميں نے خواہش كے بغير تيرا فضل طلب كيا  
ميں كسى زاهد كو نپيں جانتا جس نے مجھ سے پہلے تجھے يوں چاہا

۱ رَأَيْتُ رَبِّي بَعِينَ قَلْبِ

فَقُلْتُ مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنْتَ

فَلَيْسَ لِلْأَيْنِ مِنْكَ أَیْنُ

وَلَيْسَ أَیْنُ بِحِیْثُ أَنْتَ

وَلَيْسَ لِلْوَهْمِ مِنْكَ وَهْمٌ

فَفِعْلُ الْوَهْمِ أَیْنُ أَنْتَ

أَنْتَ الَّذِي حَزَنْتَ كُلَّ أَیْنٍ

بَنَحُوا لَا أَیْنَ فَأَیْنُ أَنْتَ

۵ [وَفِي فَنَائِي فَنَا فَنَائِي

وَفِي فَنَائِي وَجِدْتَ أَنْتَ]

میں نے اپنے رب کو دل کی آنکھ سے دیکھا  
میں نے کہا: ”تُو کون ہے؟“ اُس نے کہا: ”تُو“

تیرے لئے ’کہاں‘ کا سوال نہیں  
کہ تیرے لئے ’کہاں‘ ہے کہاں؟

وہم میں گزر کہاں تیرا  
کہ وہم یہ جان پائے تُو ہے کہاں

تُو وہ ہے کہ ہر جگہ کو گھیرے ہوئے ہے  
اس طرح کہ تُو کہیں نہیں ہے — پھر تُو کہاں ہے؟

میری فنا میں، میری فنا کی فنا ہے  
اور میری فنا میں تُو پایا گیا ہے

۱ لی حبیبؔ ازور فی الخَلَوَاتِ  
حاضرؔ غائبؔ عن اللَّحْظَاتِ

ماترانی اصغی الیہ بسمع  
کی اُعی ما یقول من کلماتِ

کلمات من غیر شکل ولا نظم ق (۱)  
ولامثل نغمة الأصواتِ

فکانتی مخاطب کنا ایام ۲

علی خاطری بذاتی لذاتی

۵ حاضرؔ غائبؔ قریبؔ بعیدؔ

وہو لم تحوہ رسوم الصِّفَاتِ

۶ ہو أدنی من الضمیر الی الوہم

واخفی من لائح الخَطَرَاتِ

(۱) فی دیوان الدکتور کامل = ولانق [ط]

(۲) فی دیوان الدکتور کامل = ایام [ہ]

میرا ایک محبوب ہے جسے خلوتوں میں ملتا ہوں  
وہ حاضر ہے لیکن نظر سے غائب

تُو مجھے نہیں دیکھتا، اسی کی طرف کان لگاؤ  
وہ جو کلمات کہتا ہے، انہیں سنو

کلمات — جو بغیر شکل و آواز کے ہیں  
نہ نغمہٗ اصوات کی مانند

جیسے میں کلام کرنے والے کے طور پر اس کے ساتھ ہوں  
اپنی ذات میں، اس کی ذات کے ساتھ

حاضر اور غائب، قریب اور بعید  
وہ جسے صفات کی حدود گھیر نہیں سکتیں

وہ ضمیر کی نسبت وہم سے قریب تر ہے  
اور گزرتے خیالات سے بھی زیادہ چھپا ہوا

۱ سِرِّ السَّرَائِرِ مَطْوًى بِاثْبَاتٍ  
فِي جَانِبِ الْأَفْقِ مِنْ نُورِ بَطِيَّاتٍ

فَكَيْفَ وَ الْكَيْفَ مَعْرُوفٌ بِظَاهِرِهِ  
فَالْغَيْبُ بَاطِنُهُ لِلذَّاتِ بِالذَّاتِ

تَأَهُ الْخَلَائِقُ فِي عَمِيَاءٍ مَظْلَمَةٍ  
قَصْدًا وَلَمْ يَعْرِفُوا غَيْرَ الْإِشَارَاتِ

بِالظَّنِّ وَالْوَهْمِ نَحْوَ الْحَقِّ مُطْلَبِهِمْ  
نَحْوَ الْهَوَاءِ يَنَاجُونَ السَّمَوَاتِ

۵ وَ الرَّبَّ بَيْنَهُمْ فِي كُلِّ مَنَقَلَبٍ  
مُحِلًّا حَالَاتِهِمْ فِي كُلِّ سَاعَاتِ

۶ وَمَا خَلَوْا مِنْهُ طَرَفَ الْعَيْنِ لَوْ عَلِمُوا  
وَمَا خَلَا مِنْهُمْ فِي كُلِّ أَوْقَاتِ

سِرّ نہاں، جو اثبات میں پوشیدہ ہے  
افق کے کناروں پر، نور کی لہروں میں

”کیسے“ — جانا بوجھا ”کیسے“ — ظاہر میں  
غیبِ باطن — ذات سے، ذات میں

خلق اندھے اندھیروں میں سرگرداں  
متلاشی — صرف اشاروں سے آشنا

اپنے ظن اور وہم میں، حق کی طلب میں  
محبت کی طلب میں، وہ آسمانوں کی طرف جاتے ہیں

ہر کایا پلٹ میں، ان کا رب ان کے درمیان  
ہر گھڑی ان کے حالات کو بدلنے والا

اگر وہ جانتے کہ وہ کبھی انہیں نہیں چھوڑتا  
وہ اسے آنکھ جھپکنے کی مہلت کے برابر بھی نہ چھوڑتے

۱ فما لى بُعْدُ بُعْدَ بُعْدِكَ بعدما

تَيَقَّنْتُ أَنَّ الْقَرَبَ وَالْبَعْدَ وَاحِدٌ

وَأَنّى وَإِنْ أَهْجَرْتُ فَالْهَجْرُ صَاحِبِي

وَكَيْفَ يَصْحَ الْهَجْرُ وَالْحُبُّ وَاحِدٌ

۳ لَكَ الْحَمْدُ فِي التَّوْفِيقِ فِي مُحَضِّ خَالِصٍ

لِعَبْدٍ زَكَّى مَا لَغِيرِكَ سَاجِدٍ

تجھ سے فاصلے کے بعد، میرے لئے اور کوئی فاصلہ نہیں

مجھے یقین ہے کہ قرب اور بعد ایک ہی ہیں

مجھے ہجرت کا سامنا ہے، لیکن یہ ہجرت پر کیف ہے

جب محبوب ڈھونڈ رہا ہو تو ہجرت کیسی پر کیف ہجرت!

حسب توفیق، تعریف تیرے لئے ہے

کہ عبدِ زکی تیرے بغیر کسی کو سجدہ نہیں کرتا



۱ لا تلمنى فاللوم منى بعيد  
وأجرُ سيدى فانى وحيدُ

ان فى الوعد وَعْدُكَ الْحَقَّ حَقًّا  
ان فى البدء بدء امرى شديدُ

۳ مَنْ اراد الكتاب هذا خطابى  
فاقرؤا واعلموا بانى شهيد

الزام مت دو کہ الزام دینا مجھ سے بعید ہے  
میرے مولا، میرے قریب رہ کہ میں تنہا ہوں

وعدوں میں وعدہ، تیرا ہی وعدہ سچا ہے  
لیکن میرے معاملے کی شروعات کا آغاز مشکل تھا

جو لکھ رکھنا چاہیے، تو یہ میرا کہا ہے  
پڑھو، اور جانو کہ میں گواہ ہوں

۱ قد تَصَبَّرْتُ وَهَلْ يَصُدُّ

بِرُّ قَلْبِي عَنْ فَوَادِي

مَا زَجْتُ رَوْحَكَ رَوْحِي

فِي دُنُوِّ وَبَعَادِي

فَإِنَّا أَنْتَ كَمَا أَنْتَ

لَكَ أَنْتَى وَ مَرَادِي

أَنْتُمْ مَلَائِكَةُ فَوَادِي

فَهَمَّتْ فِي كُلِّ وَادِي

۵ دَقَّ عَلَى فَوَادِي

فَقَدْ عَدِمْتُ رِقَادِي

۶ أَنَا غَرِيبٌ وَحِيدٌ

بِكَمْ يَطُولُ إِنْفِرَادِي

میں نے صبر اختیار تو کیا لیکن

کیا میرے قلب کے لئے میرے فواد ہی سے صبر ممکن ہے

تیری روح میری روح سے مختلط ہوئی

قرب میں اور فاصلے میں

میں 'تو' ہوں اور جیسے 'تو' میں

— اور میری مراد

میرا دل تیری ملکیت میں تھا

میں نے ہر وادی میں یہ جانا

میرے دل پر اس نے دستک دی

میری نیند عنقا

میں اجنبی، تنہا

کب تک میری تنہائی چلے گی

۱ حَقِيقَةُ الْحَقِّ مُسْتَنِيرٌ

صارخه بالنبا خبیر

۲ حَقِيقَةُ الْحَقِّ قَدْ تَجَلَّتْ

مَطْلَبٌ مِّنْ رَّامِهَا عَسِيرٌ

حق کی حقیقت روشن ہوئی  
جب وہ خبر دینے پر آمادہ ہوا

حق کی حقیقت کی تجلی آشکار ہوئی  
مدعا۔ جس کی طلب ہے، مشکل ہے

۱ أَنْتَ الْمَوْلَى لِي لَا الذِّكْرَ وَلَهُنِي  
حاشا لقلبی اَنْ یعلق به ذِکْری

۲ الذِّکْرَ وَاسْطَةَ تَخْفِیْکَ عَنْ نَظْرِی  
اِذَا تَوَشَّحَهُ مِنْ خَاطِرِی فِکْرِی

تو مجھے اپنا دیوانہ بنا رہا ہے، ذکر نے ہوش نہیں اڑائے  
حاشا کہ میرے دل سے ذکر اٹکا ہوا ہے

ذکر تو وسیلہ ہے جو تجھے میری نظر سے پوشیدہ کر دیتا ہے  
جب میرے ذہن سے میرے افکار اسے گھیر لیں

۱ مواجیدُ حقٍّ أَوْجَدَ الحقُّ كُلَّهَا

وَإِنْ عَجَزَتْ عَنْهَا فَهَومُ الْاَكَابِرِ

وَمَا الْوَجْدُ إِلَّا خَطَرَةٌ ثُمَّ نَظَرَةٌ

تُنَشِّيْ لَهِيْبًا بَيْنَ تِلْكَ السَّرَائِرِ

إِذَا سَكَنَ الْحَقُّ السَّرِيرَةَ ضَوْعَفَتْ

ثَلَاثَةٌ أَحْوَالٍ لِأَهْلِ الْبَصَائِرِ

فَحَالَ تَبْيِذُ السَّرِّ عَنْ كُنْهِ وَجْدِهِ

وَتَحْضِرُهُ بِالْوَجْدِ فِي حَالٍ حَائِرٍ<sup>(۱)</sup>

۵ وَحَالَ بِهِ زُمَتْ قَوَى السَّرِّ فَأَنْشَنَتْ

إِلَى مُنْظَرٍ أَفْنَاهُ عَنْ كُلِّ نَاضِرٍ



(۱) فی دیوان الدكتور کامل = فحال تبیذ السر عن کنه وصفه

و یحضره للوجد فی حال حائر

مواجیدِ حق اسی حق کے پیدا کردہ ہیں  
بڑے بڑوں کی سمجھ اس معاملے میں درماندہ رہ گئی

وجد کیا ہے؟ سوچ ہے، پھر 'نظر'  
جو چھپے خیالات کے درمیان شعلہ بھڑکاتی ہے

جب حق تخت پر جلوہ گر ہوتا ہے  
اہل نظر کے لئے تین احوال میں عیاں ہوتا ہے

ایک حال، وجد کی آخری حد پر، خیال  
وجد کے ساتھ اس کی موجودگی پر اگندگی ہے

ایک حال، جب نفس کی باگ تھام لی جاتی ہے  
ایک چہرے کی طرف مڑتے ہوئے جو نظر کو قید کر لیتا ہے

۱ إذا بلغ الصبُّ الكمال من الفتى

ويذهل عن وصل الحبيب من السكر

۲ فيشهد صدقاً حيث اشهد الهوى

بأن صلاة العاشقين من الكفر



۱ إذا بلغ الصبُّ الكمال من الهوى

وغاب عن المذكور في سَطْوَةِ الذِّكْرِ

۲ فشاهدُ حقاً حين يشهدهُ الهوى

بأن صلاة العاشقين من الكُفْرِ<sup>(۱)</sup>



(۱) اشعار فی دیوان الدكتور کامل

جب کمال محبت کسی جوانِ رعنا پر قبضہ کر لیتی ہے

وہ سُکر کی وجہ سے وصلِ حبیب کو بھول جاتا ہے

پھر وہ سچی شہادت دیتا ہے، محبت کی دلائل شہادت

کہ عاشقوں کی نماز تو انکار میں ہے



جب کامل محبتِ رحمدلی پر آمادہ ہو

ذکر کی طاقت میں مذکور بھول جاتا ہے

وہ حق کو جانتا ہے، جب محبت اس کی گواہ ہو

کہ عاشقوں کی نماز تو انکار میں ہے

۱ عَقْدُ النُّبُوَّةِ مِصْنَبِاحٍ مِنَ النُّورِ  
مُعَلَّقُ الْوَحْيِ فِي مَشْكَاةِ تَأْمُورِ

۲ بِاللَّهِ يُنْفَخُ نَفْخُ الرُّوحِ فِي جَلْدِي  
بِخَاطِرِي نَفْخُ اسْرَافِيلَ فِي الصُّورِ

۳ إِذَا تَجَلَّى لَطُورِي أَنْ يُكَلِّمَنِي  
رَأَيْتُ فِي غَيْبَتِي مُوسَى عَلَى الطُّورِ

نبوت کا عقد: نور کا چراغ  
وحی کی زنجیر، روح کے طاق میں

خدا گواہ ہے، روح کی پھونک جلد میں جاری ہے  
میری سوچ میں صورِ اسرافیل ہے

جب وہ میرے حال میں تجلی فرماتا ہے، میرے ساتھ کلام کرتا ہے  
میں اپنے غیب میں موسیٰ کو طور پر دیکھتا ہوں

۱ لَأَنوَارِ نَوْرِ الدِّينِ فِي الْخَلْقِ أَنْوَارُ  
وَلِلْسِرِّ فِي سِرِّ الْمَسْرُومِينَ السَّرَارِ

۲ وَلِلْكَوْنِ فِي الْاِكْوَانِ كَوْنٌ مُكَوَّنٌ  
يَكُنْ لَهُ قَلْبِي وَيُهْدِي وَيَخْتَارِ

۳ تَأْمَلْ بِعَيْنِ الْعَقْلِ مَا أَنَا وَاصْفَ  
فَلِلْعَقْلِ أَسْمَاعٌ وَعَاةٌ وَأَبْصَارُ

دین کے نور کی روشنی کے لئے خلق کے اندر روشنی ہے  
اور سر نہاں کے لئے، روحوں کی پرداز گہرائیوں میں راز

اور وجود کے لئے، دوسرے وجودوں میں ایک وجود تکوین گر  
میرا قلب اسی کا ہے، جو ہدایت دیتا ہے اور مختار ہے

جو میں کہتا ہوں، اس پر عقل کی آنکھ سے غور کرو  
کہ عقل سماعت اور بصارت رکھتی ہے



۱ سَكَنْتَ قَلْبِي وَفِيهِ مِنْكَ اسرار

قَلْبِيهِنَكَ الدَّارُ بَلْ فِيهِنَكَ الْجَارُ

۲ مَا فِيهِ غَيْرُكَ مِنْ سِرٍّ عَلِمْتُ بِهِ

فَانْظُرْ بِعَيْنِكَ هَلْ فِي الدَّارِ دِيَارُ

۳ وَلَيْلَةُ الْهَجْرِ إِنْ طَالَتْ وَإِنْ قَصُرَتْ

فَمُؤْنَسَى أَمَلٌ فِيهِ وَتَذْكَارُ

۴ اِنِّي لِرَاضٍ بِمَا يَرْضِيكَ مِنْ تَلْفَى

يَا قَاتِلَى وَلِمَا تَخْتَارُ اخْتَارُ

میرے قلب میں تُو رہتا ہے اور تیرے اسرار

یہ گھر تجھے خوش آمدید کہتا ہے، بلکہ اُسے جسے اس میں پاتا ہے

اس میں کوئی راز نہیں، سوائے تیرے — کوئی نہیں، جس کا مجھے علم ہو

دیکھ، بغور دیکھ، کیا اس گھر میں کوئی اور ہے؟

ہجر کی رات، خواہ لمبی ہو، خواہ چھوٹی

اس میں، میرے مؤنس، تیری ہی امید اور یاد

اگر میری تباہی میں تیری رضا ہے تو میں اس پر راضی ہوں

کہ جو بھی تیرا انتخاب ہے، اے مجھے فنا کرنے والے، وہی میرا انتخاب ہے

١ الحُبُّ ما دام مكتوماً على خطر

و غاية الأمن ان تدنو من الحذر

٢ واطيب لحب ما نم الحديث به

كالنار لا تات نفعاً وهى فى الحجر

٣ من بعد ما حضر السحاب واجتمعا

الاعوان وامتط اسمى صاحب الخبر

٤ أرجو لنفسى برآء من محبتكم

إذا تبرات من سمعى ومن بصرى

محبت جب تک پوشیدہ رہے، خطرے میں ہے

انتہائی امن یہ ہے کہ تم جس سے خوفزدہ ہو، اس کے قریب چلے جاؤ

پاک ترین محبت جس کا ذکر ہوتا ہے

اس بے فائدہ شعلے کی طرح ہے جو پتھر میں ہوتا ہے

جب بادل آ گئے اور احباب جمع ہو گئے

قصہ گو میرے نام کو تباہ کر دیتا ہے

میں امید کرتا ہوں کہ تیری محبت سے جانبر ہو جاؤں گا

اگر اس کا علاج میری سماعت و نظر میں ہو

۱ غِبْتَ وَمَا غَبْتَ عَنْ ضَمِيرِي  
فَمَا زَجْتُ<sup>(۱)</sup> صِرْتَ فَرِحْتِي وَ سُرُورِي

۲ وَانْفَصَلَ الْفَصْلُ بِافْتِرَاقٍ<sup>(۲)</sup>  
فَصَا فِي غَيْبَتِي حُضُورِي

۳ فَأَنْتَ فِي سِرِّ غَيْبِ هَمِّي  
أَخْفَى مِنَ الْوَهْمِ فِي ضَمِيرِي

۴ تُؤْنِسْنِي بِالنَّهَارِ حَقًّا  
وَأَنْتَ عِنْدَ الدُّجَى سَمِيرِي

(۱) «سَمِیوں» و صرت

(۲) فی دیوان الدكتور کامل و اتصل الوصل بافتراق

تو چلا گیا لیکن میرے باطن میں سے نہ گیا  
اور تُو بن گیا میری راحت اور سرور

فراق میں علیحدگی علیحدہ ہو گئی  
اور غیاب میں میری حضوری ہو گئی

تو ہی میرے سرِ غیب میں میری تمنا تھا  
میرے ضمیر میں میرے وہم سے بھی زیادہ نہاں

تو دن میں میرا حقیقی دوست تھا  
اور تو ہی اندھیرے میں میرا متکلم ساتھی ہے

۱ یا شمسُ یا بدرُ یا نہارُ  
أنت لنا جَنَّةٌ وناہُ

۲ تَجَنَّبُ الاثمَ فیکَ اثمٌ  
وخاصیةُ<sup>(۱)</sup> العارِ فیکَ عارُ

۳ یَخْلَعُ فیکَ العِذارَ قومٌ  
وکیف من لا له عِذارُ



(۱) فی دیوان الدكتور کامل - وخیفة

اے سورج، چاند، اے دن  
ہمارے لئے تو ہی جنت ہے تو ہی جہنم

تیرے لئے گناہ چھوڑنا گناہ ہے  
تجھ سے عار — عار ہے

تیرے لئے لوگ ہر عذر چھوڑ دیتے ہیں  
لیکن وہ جس کے پاس کوئی عذر ہی نہ ہو؟

۱ اُخْرُفْ اُرْبَعْ بَهَا هَامٌ قَلْبِي  
وَتَلَاثَتْ بَهَا هُمُومِي وَفَكْرِي

۲ اَلِفٌ تَأَلَّفُ الْخَلَائِقُ بِالصَّنْعِ  
وَلَامٌ عَلَى الْمَلَامَةِ تَجْرِي

۳ ثَمَّ لَامٌ زِيَادَةٌ فِي الْمَعَانِي  
ثَمَّ هَاءٌ أَهْيَمُ بَهَا أَتَدْرِي<sup>(۱)</sup>



(۱) فی دیوان الدکتور کامل - وآوری

چار حروف — جن کے لئے میرا دل بیقرار  
اور ان سے میری خواہش اور فکر آزرده

الف — جو خلق کو عمل پر رواں کرتا ہے  
اور لام — جو ملامت کی طرف رواں ہے

پھر لام — جو میرے مطلب کو بڑھاتا ہے  
پھر ها — جو مجھے محبت پر اکساتی ہے اور سمجھنے پر

میرا انکار تیری تقدیس ہے  
اور عقل کے ذریعے تجھے جاننا دیوانگی

آدم تیرے سوا اور کوئی نہیں  
اور بیچ میں جو کوئی آئے وہی ابلیس



میرا جنون تیرے لئے تقدیس  
تیرے بارے میں میرا گمان ہوس

محبوب مجھے حیراں کرتا ہے  
جب اس کی آنکھ قوس بناتی ہے

محبوب کی دلیل راہ دکھاتی ہے  
کہ قربت آسان ہو جائے

آدم تیرے سوا اور کوئی نہیں  
اور بیچ میں جو آئے وہی ابلیس

۱ جھوڑی فیک تقدیس

و عقلی فیک تھویس

۲ وما آدم الاك  
ومن فی البین ابلیس



۱ جنونی لك تقدیس

وظنی فیک تھویس

وقد حیرنی حب  
وطرف فیہ تقویس

وقد دل دلیل للخب  
ان القرب تلبیس

۴ فمن آدم الاك  
ومن فی البین ابلیس

۱ حَوِيتُ بِكَلِّی كُلَّ حُبِّكَ يَا قُدُّسِی

تکا شغنی حتّی کَانَكَ فِی نَفْسِی

أَقْلَبَ قَلْبِی فِی سَوَاكَ فَلَا أَرِی

سوی وَحْشَتِی مِنْهُ وَمَنْكَ بِهِ أُنْسِی

۳ فَهَآ أَنَا فِی حَبْسٍ لِلْحَیَاةِ مَجْمَعٍ

مِنَ الْإِنْسِ فَأَقْبِضْنِی إِلَیْكَ مِنَ الْحَبْسِ

اے ذاتِ پاکیزہ، میں نے اپنی کل میں تیری محبت کو جک دی  
تو نے خود کو ظاہر کیا، حتّی کہ تُو مجھ میں آ گیا

میرا قلب سرگرداں رہا لیکن میں نے دیکھی  
صرف اپنی وحشت، تیرا اُنس

میں ہجوم سے پُر زندگی کی قید میں ہوں  
مجھے اس قید گاہ سے اپنی طرف نکال

۱ واللہ ما طلعت شمسٌ ولا غربتُ  
الْأَوْحِبَّكَ مَقْرُونٌ بِأَنْفَاسِي

ولا خلوت الى قوم احدثتہم  
الْأَوْأَنْتَ حَدِيثِي بَيْنَ جَلَّاسِي

ولا ذکرتک محزوناً ولا فرحاً  
الْأَوْأَنْتَ بِقَلْبِي بَيْنَ وَسْوَاسِي

ولا هممت بشرب الماء من عطش  
الْأَوْأَرَأَيْتَ خَيْالاً مِنْكَ فِي الْكَأْسِ

۵ ولوقدرتُ على الإتيانِ جنتکم  
سعیاً على الوجه لومشياً على الراس

قسم اللہ کی، سورج نکلا، نہ غروب ہوا  
سوائے اس کے کہ میری ہر سانس تیری محبت سے معمور رہی

احباب سے میں نے تنہا کلام نہیں کیا  
لیکن تُو — جب میں ان کے درمیان بیٹھتا ہوں — میرا موضوع ہے

نہ میں نے فرحت و حزن میں تیرے بارے میں سوچا  
سوائے اس کے جو تو نے میرے دل میں سرگوشی کی

نہ ہی میں نے پیاس میں پانی پینے کی خواہش کی  
سوائے اس کے جب میں نے کاسے میں تیرا عکس دیکھا

اگر میری قدرت میں ہو تو میں  
تیری طرف منہ اور سر کے بل دوڑتا ہوا آؤں



اویا فتی الحی ان غنیب لی طریبا  
فغننی واسفا من قلبک القاسی

ما لی وللناس کم یلحوننی سفها  
دینی لنفسی ودین الناس للناس

اے قبیلے کے ہونہار، اگر تو نغمہ سرا ہونا چاہتا ہے  
تو دکھ میں لبریز اپنے قلب کے بارے میں نغمہ سرا ہو

لوگ جو میرا ٹھٹھ اڑاتے ہیں، ان کی میرے لئے کیا حیثیت  
میرے لئے میری راہ اور لوگوں کے لئے ان کی

---

ڈاکٹر کامل نے ان اشعار کو حلاج سے  
منسوب کلام میں شامل کیا ہے

۱ یانسیم الریح قولی للرّشا:  
لم یزددنی الورْدُ الاّ عطشاً

لی حبیبِ حُبّه وسط الحشا  
لویشا یمشی علی خدّی مشا

۳ روحه روحی وروحی روحه  
ان یشا شنت و ان شنت یشا

اے بادِ نسیم، جا اور اسے بتا:  
پانی محض میری پیاس بھڑکاتا ہے

میرا حبیب جس کی محبت میرے دل میں ہے  
اسے آنے دو، اور جب وہ چاہے، چلتے چلتے میرے رخسار کو چھو دے

اُس کی روح میری روح ہے اور میری روح اُس کی  
وہ چاہتا ہے جو میں چاہتا ہوں — اور میں، جو وہ چاہتا ہے

۱ عَجِبْتُ لَكَلَّى كَيْفَ يَحْمِلُهُ بَعْضِي  
وَمَنْ ثِقَلُ بَعْضِي لَيْسَ تَحْمِلُنِي أَرْضِي

۲ لَنْ كَانَ فِي بَسْطٍ مِنَ الْأَرْضِ مُضْجَعٌ  
فَبَعْضِي<sup>(۱)</sup> عَلَى بَسْطٍ مِنَ الْأَرْضِ<sup>(۲)</sup> فِي قَبْضِي



(۱) فی دیوان الدكتور کامل = فقلبی

(۲) فی دیوان الدكتور کامل = من الخلق

میں اپنے کُل پر حیران ہوتا ہوں  
کہ یہ میرا جزو اسے کیسے سنبھالے ہوئے ہے  
میرے جزو کا وزن زمین بھی نہیں اٹھا سکتی

اگر یہ زمین کی سطح پر بکھیرا جائے تو  
میرا بکھرا ہوا جزو زمین پر میرے قبضے میں ہو گا

۱ ما زلتُ أطفو في بحار الهوى

يرفعني الموجُ وأنحطُ

فتارةً يرفعني موجُها

وتارةً اهوى وانغطُ

حتى إذا صيرني في الهوى

الى مكان ماله شطُ

ناديتُ يا من لم أبج باسمه

ولم أخنه في الهوى قطُ

۵ تقىك نفسى السوء من حاكم

ماكان هذا بيننا شرطُ

میں نے محبت کے سندر میں تیرنا نہ چھوڑا  
موج مجھے اوپر اٹھاتی ہے اور نیچے لے آتی ہے

بعض اوقات موجوں نے مجھے اوپر اٹھایا  
بسا اوقات میں نے غوطہ لگایا اور دور تک نکل گیا

تاوقتیکہ یہ محبت مجھے ایک ایسے مقام پر لے آئی  
جس کا کوئی کنارہ نہ تھا

میں نے پکارا: اے تُو جسے میں نام سے نہیں جانتا  
لیکن جسے ہوائے نفس میں کبھی الزام نہ دوں گا

میرا نفس تجھ سے بطور حاکم احتراز کرتا ہے  
یہ ہمارے معاہدے میں نہ تھا

۱ مکانک من قلبی هو القلب کلہ

فلیس لخلق فی مکانک موضع

۲ وَحَطَّتْ رُوحی بَینَ جلدی و اعظامی

فکیف ترانی ان فقدتک اصنع

تیری جگہ میرے قلب میں ہے، وہ قلب جو سارا اسی کا ہے  
تیری جگہ میں خلق کے لئے کوئی ٹھکانہ نہیں

میری روح تجھے میری ہڈیوں اور جلد کی درمیان رکھتی ہے  
اگر میں نے تجھے کھو دیا، تو تُو مجھے کہاں ڈھونڈے گا؟

۱ اذا ذكرتک کاد الشوق یقلقنی  
وغفلتی عنک احزاناً وأوجاعاً

۲ وصار کلّی قلوباً فیک داعیة  
للسقم فیها وللآلام إسراعاً

جب تجھے یاد کرتا ہوں تو شوق مضطرب کرنے لگتا ہے  
جب تجھ سے غفلت ہو جاتی ہے، تو درد و غم آن لیتا ہے

میرا سارا وجود دل ہی دل بن گیا ہے، جو تیری طرف بلاتا ہے  
بیماری اور آلام تیزی سے دامن میں جاگزیں ہوتے ہیں

۱ صَيِّرْنِي الْحَقُّ بِالْحَقِيقَةِ  
بالعهد والعقد والوثيقة

۲ شَاهِدَ سَرِّى بِلا ضَمِيرِى  
هَذَاكَ سَرِّى وَذَا الطَّرِيقَةِ

حق مجھے حقیقت کے قریب لے آیا  
ایک عہد، ایک عقد اور وثیقے کے ساتھ

اس نے مشاہدہ کیا میرے سر کا، میرے ضمیر کے بغیر  
سو یہ ہے میرا راز — اور طریقہ

۱ خَصَّنِي<sup>(۱)</sup> وَاحِدِي بِتَوْحِيدِ صَدَقْ  
مَا إِلَيْهِ مِنَ الْمَسَالِكِ طُرُقُ

فَأَنَا الْحَقُّ وَالْحَقُّ لِلْحَقِّ حَقٌّ<sup>(۲)</sup>  
لَأَبْسَ ذَاتُهُ فَمَا تَمَّ فَرَقُ

۳ قَدْ تَجَلَّتْ طَوَالِعُ زَاهِرَاتِ  
يَتَشَعَّشَعْنَ فِي لَوَامِعِ بَرَقِ

(۱) ماسینیون و حدنی

(۲) ماسینیون انا الحق ...

یکسو کر دیا مجھے اس (ذاتِ) واحد نے سچی توحید کے ذریعے  
سالک کے لئے اس تک پہنچنے کا اور کوئی راستہ نہیں

میں حق ہوں اور حق، حق کے ساتھ حق ہے  
اس کی ذات سے منسلک ہونے کے بعد فراق ممکن نہیں

روشن ستارہ ظاہر ہو گیا  
جیسے بجلی کی چمکیلی لہریں



۱ رکوب الحقیقة للحق حق

ومعنى العبارة فيه تدق

۲ ركبت الوجود بعين الوجود

وقلبي على قسوة لا يرق

حقیقت کو حق کے ساتھ منسلک کرنا حق ہے

اور اس عبارت کا مطلب مشکل ہے

میں نے وجود پر سواری عین وجود سے کی

اور سختی میں میرا قلب نرم نہیں پڑا

۱ جُئِلْتُ رَوْحَكَ فِي رَوْحِي كَمَا  
تَجِبِلُ الْعَنْبِرَ بِالْمَسْكِ الْفَتَقُ

۲ فَإِذَا مَسَّكَ شَيْءٌ مَسَّنِي  
فَإِذَا أَنْتَ أَنَا لَا نَفْتَرِقُ

تیری روح میری روح کے ساتھ مل گئی  
جیسے عنبر مشک کے ساتھ ملتا ہے

جب تجھے کوئی شے چھوتی ہے، مجھے بھی چھوتی ہے  
پھر تو 'میں' ہوں اور ہم میں کوئی فراق نہیں

۱ رکوب الحقیقة للحق حق

ومعنى العبارة فيه تدق

۲ ركبت الوجود بعين الوجود

وقلبي على قسوة لا يرق

حقیقت کو حق کے ساتھ منسلک کرنا حق ہے

اور اس عبارت کا مطلب مشکل ہے

میں نے وجود پر سواری عین وجود سے کی

اور سختی میں میرا قلب نرم نہیں پڑا

۱ جُبِلْتُ رَوْحَكَ فِي رَوْحِي كَمَا

تَجِبِلُ الْعَنْبِرَ بِالْمَسْكِ الْفَتَقُ

۲ فَإِذَا مَسَّكَ شَيْءٌ مَسْتَى

فَإِذَا أَنْتَ أَنَا لَا نَفْتَرِقُ

تیری روح میری روح کے ساتھ مل گئی

جیسے عنبر مشک کے ساتھ ملتا ہے

جب تجھے کوئی شے چھوتی ہے، مجھے بھی چھوتی ہے

پھر تو 'میں' ہوں اور ہم ہیں کوئی فراق نہیں

١ دَخَلْتُ بِنَا سَوْتِي لَدَيْكَ عَلَى الْخَلْقِ  
وَلَوْلَاكَ لَاهَوْتِي خَرَجْتُ مِنَ الصِّدْقِ

فَإِنَّ لِسَانَ الْعِلْمِ لِلنُّطْقِ وَالْهُدَى  
وَأَنَّ لِسَانَ الْغَيْبِ جَلَّ عَنِ النَّطْقِ

ظَهَرَتْ لِقَوْمٍ <sup>(١)</sup> وَالتَّبَسُّتْ لِفَتْيَةٍ  
فَتَاهَوْا وَضَلُّوا وَاحْتَجَبَتْ عَنِ الْخَلْقِ

٤ فَتَظْهَرُ لِلْأَبَابِ فِي الْغَرْبِ تَارَةً  
وَطَوْرًا عَلَى الْأَبَابِ تَغْرِبُ فِي الشَّرْقِ



میں نے خلق کو تیری ناسوتی حقیقت سے متعارف کروایا  
تیری لاہوتی حقیقت کے لئے میں سچ کو قربان کر دوں

علم کی زبان کلام اور ہدایت کے لئے ہے  
لیکن غیب کی زبان کو کلام کی حاجت نہیں

بعض کے لئے تو ظاہر ہوا اور بعض کے لئے چھپا رہا  
جب تو خلق سے پوشیدہ ہوا، وہ گمراہ ہو گئی، فنا ہو گئی

کبھی تو مغرب کی آغوش میں ظاہر ہوا  
اور مشرق کی آغوش میں غروب ہوا

(١) فی دیوان الدكتور كامل لخلق

۱ فیک معنی یدعو النفوس الیک

ودلیل یدلّ منک علیک

۲ لی قلبّ له الیک عیون

ناظرات وکلّہ فی یدیک

معنی تجھ سے ہیں جو نفوس کو اپنی طرف بلاتے ہیں  
دلیل — جو تجھے تجھ سے ثابت کرتی ہے

میرے قلب کی آنکھیں تیرے دیکھنے کے لئے  
اور میری نظر اور سب کچھ تیرے ہاتھ میں ہے

۱ ہَمی بہ وَاَکَ عَلَیْکَ

یا مَنْ اِشَارَتُنَا اِلَیْکَ

۲ رُوْحَانُ ضَمَّہُمَا الْهَوٰی فِی

مِنْحَکَ وَفِی لَدِیْکَ

اس کے لئے میرا مدعا، میرا شوق ہے

ہم تیری ہی طرف راغب ہیں

دو روحیں جنہیں محبت

تیری تعریف اور موجودگی میں ہم آہنگ کرتی ہے

۱ دُنْيَا تُخَادِعُنِي كَانِي  
لستُ اعرفُ حالها

ذَمُّ الْآلَةِ حَرَامُهَا  
وَأَنَا اجْتَنَبْتُ حَلَالَهَا

مَدَّتْ إِلَى يَمِينِهَا  
فَرَدَّتْهَا وَشِمَالِهَا

وَرَأَيْتُهَا مُحْتَاجَةً  
فَوَهَبْتُ جَمْلَتَهَا لَهَا

۵ وَمَتَى عَرَفْتُ وَصَالَهَا  
حَتَّى أَخَافُ مَلَالَهَا

دنیا مجھے دھوکہ دیتی ہے گویا میں  
اس کے حال سے ناواقف ہوں

اللہ نے اس کی حرام چیزوں کو برا کہا  
میں نے اس کی حلال چیزوں سے بھی اجتناب کیا

اس نے میرے لئے اپنے دایاں ہاتھ بڑھایا  
اور بائیں — میں نے انہیں رد کر دیا

میں نے اسے محتاجی کی حالت میں پایا  
اور اس کا کل حسن اسے لوٹا دیا

جب میں نے اس کی گرفت کو پہچانا  
اس کے ملال سے خوف کھایا



۱ عليك يا نفسُ بالتسلى

العزَّ بالزَّهْدِ والتخلّى

عليك بالطلعة التّی

مشکاتها الکشف والتجلّى

۳ قد قام بعضی ببعض بعضی

وهام کلّی بكلّ کلّی

اے میرے نفس، تیرے لئے صبر کرنا ضروری ہے  
عزت، زہد اور خلوت سے ہوتی ہے

تیرے لئے وہ ستارہ  
جس کے جھروکے میں کشف اور تجلی

میرا جزو، میرے جزو کے ساتھ رہ  
میرا کل میرے کل کے لئے بیقرار رہا

۱ مُزِجْتَ رَوْحَكَ فِي رَوْحِي كَمَا  
تُمَزِّجُ الْخَمْرَ بِالْمَاءِ الزَّلَالِ

۲ فَإِذَا مَسَّكَ شَيْءٌ مَسْنًى  
فَإِذَا أَنْتَ أَنَا فِي كُلِّ حَالٍ

تیری روح میری روح کے ساتھ مختلط ہو رہی ہے  
جیسے شراب آبِ زلال کے ساتھ مل رہی ہو

اور جب تجھے کچھ چھوتا ہے، مجھے چھوتا ہے  
اب ”تُو“ ہر حال میں ”میں“ ہوں

۱ نغم الإعانة رمزاً في خفا لطف  
في بارق لاح فيها من حلى خللة

والحال يرمقني طوراً وأرْمُقُه  
ان شا يغشى<sup>(۱)</sup> على الاخوان من قللة

حال اليه رأى به فيه بهمته  
عن فيض بحر من التمويه من مللة

۴ فالكل يشهده كلاً واشهده  
مع الحقيقة لا بالشخص من طللة



(۱) فی دیوان الدكتور کامل فیغشی

اعانت کی نعمت ایک لطیف اور مخفی رمز ہے  
جو اچانک کپڑوں کی تہوں میں چمکتی ہے

اب وہ مجھے دیکھتا ہے اور میں اسے  
جب وہ چاہتا ہے، چوٹیوں کو بھائیوں سے چھپا دیتا ہے

کبھی وہ اپنی بہت سے اس کی طرف دیکھتا ہے  
جیسے بحر فیض جو مختلف ملتوں اور عقیدوں سے بہم رہا ہو

سب نے اس کی شہادت دی اور میں نے  
اس کی حقیقت کی شہادت دی — نہ کہ ظاہری نشانات کی

١ ثلاثة أَحْرَف لا عَجْمُ فِيهَا  
ومعجومان وانقطع الكلام

فمعجومٌ يشاكل واجديه  
ومتروكٌ يُصَدِّقُهُ الْأَنَامُ

٣ وباقي الحُرُفِ مرموزٌ مُعَمَّى  
فلا سَفَرٌ يَنَالُ<sup>(١)</sup> ولا مقام



(١) في ديوان الدكتور كامل = هناك

تین حروف — جن کے ہجے ممکن نہیں  
اور پھر دو — اور کلام منقطع ہو جاتا ہے

ایک نے اس کے سالک کے لئے اشکال واضح کیں  
اور دوسرے نے اثبات سے اس کی تصدیق کی

باقی حروف ناقابل حل معنے ہیں  
جنہیں کوئی سفر اور مقام حل نہیں کر سکتا

۱ تفكرتُ في الاديان جدُّ تحقّق  
فالفيتها أصلا له شعبا جمّا

فلا تطلُبْنِ للمرء دينا فانه  
يُصدُّ عن الاصل الوثيق وانما

۳ يطالبه اصلٌ يُعبّر عنه  
جميع المعالي والمعاني فيفهما

میں نے ادیان کے بارے میں گہرے تفکر میں تحقیق کی  
اور انہیں کئی شاخوں والی جڑوں کی طرح پایا

کسی سے اس کے دین کے بارے میں مت پوچھو  
[ایسا کرنا] اسے جڑ سے جدا کر دیتا ہے

اصل اسے ڈھونڈ لے گا  
جیسے جیسے معنی آشکار ہوں گے، وہ جان لے گا

۱. یا لائمی فی ہواہ کم تلوم فلو  
عرفت منه الذی عنیت لم تلم

للناس حج ولی حج الی سکنی  
تُهدی الاضاحی وأهدی مُهجّتی وندمی

۳. تطوف بالبيت قوم لا بجارحة  
بالله طافوا فاغناهم عن الحرم

اے محبت کو الزام دینے والے، تو اکثر الزام دیتا ہے  
اگر تجھے اس سختی کا عرفان ہوتا، تو تو الزام نہ دیتا

لوگوں کے لئے اکعبہ کا حج ہے، میرے لئے اس کے ساکن کا حج  
وہ گوشت کی قربانی دیتے ہیں: میں خونِ دل کا ہدیہ پیش کرتا ہوں

لوگ زخموں کے بغیر اس گھر کا صواف کرتے ہیں  
بخدا وہ طواف کرتے ہیں لیکن حرم کا نہیں

۱ بدالك سرّ طال عنك اکتّامه

ولاح صباح کنت انت ظلامه

۲ وَاَنْتَ حِجَابُ الْقَلْبِ عَنْ سِرِّ غِیْبِهِ

وَلَوْلَاكَ لَمْ یَطْبَعْ عَلَیْهِ خَتَامُهُ

ایک راز تجھ پر ظاہر ہو گیا جو طویل مدت سے پنہاں تھا  
صبح آشکار ہو گئی، تو اس کی تاریکی تھا

اس کے سرّ غیب کو دل سے مستور رکھنے والا تو خود  
اگر تُو نہ ہوتا تو اس پر اس کی مہر ہی نہ لگتی

---

ڈاکٹر کامل نے ان اشعار کو حلاج سے  
منسوب کلام میں شامل کیا ہے

۱. ھیکی الجسم نوری الصمیم

صَمَدی الروح دِیان علیم

۲. عاد بالروح الی اربابها

فبقی الھیكلُ فی التُربِ رمیم

جسم ایک ہیکل، میرا نور اس کا مرکز

روح ابدی ہے، علیم ہے

روح اپنے ارباب کی روح سے مل جاتی ہے

ہیکل بھر بھراتی ہڈیوں میں رہ جاتا ہے



۱ قلبك شيء وفيه منك اسماء  
لا النور يدري به كلاً ولا الظلم

ونور وجهك سرّ حين أشهد  
هذا هو الجود والإحسان والكرم

۳ فخذ حديثي جبنی أنت تعلمه  
لا اللوح يعلمه حقاً ولا القلم

تیرا قلب ایک شے ہے جس میں تیرے اسم  
نور ہیں نہ تاریکی جن سے پہچان ممکن ہو

تیرے چہرے کا نور ایک راز ہے، جس کا میں شاہد ہوں  
یہ تیرا کرم، احسان اور بھلائی ہے

میرے قصے کو جان، جیسے تو اسے جانتا ہے  
کہ حقیقت میں اسے لوح جانتی ہے نہ قلم

۱ آم انا أم أنت؟ هذين الهين

حاشای حاشای من اثبات اثنین<sup>(۱)</sup>

هوية لك في لاينتي ابدًا

كلی علی الكل تلبيس<sup>۲</sup> بوجهين

فأين ذاتك عنی حيث كنت اری

فقد تبين ذاتی حيث لا این

وأين وجهك مقصود بناظرتي

فی ناظر القلب أم فی ناظر العين

۵ بينی وبينك أنى يزاحمنى<sup>(۲)</sup>

فأرفع بآنك أنى من الیین



(۱) فی دیوان الدكتور كامل أم أنت أم أنا هذان الهین؟

حاشاك حاشاك من اثبات اثنین

(۲) فی دیوان الدكتور كامل يذّر عنی

آہ! یہ میں ہوں کہ تو؟ یہ دو خدا

خبردار! خبردار! دو یقینوں کے اثبات سے خبردار رہو

تیرا وجود میرے ”لاوجود“ میں ظاہر ہوتا ہے

میرا کُل — تمام کُل — دوہرا التباس

تیری ذات کہاں ہے، میری کہاں، کہ میں اسے دیکھوں

میری ذات کہیں نہیں ہے — جیسا کہ پہلے ہی ظاہر ہے

تیرا چہرہ کہاں ہے جسے میں اپنی نظر سے دیکھ سکوں

میرے دل کی آنکھ میں کہ آنکھ کی نظر میں

تیرے اور میرے درمیان میری ”میں ہوں“ — جود کھ دیتی ہے

سو ہم دونوں کے درمیان سے، اپنی ہستی کے ذریعے،

میری ”میں ہوں“ کو بٹا دے

۱ اَلَا اَبْلَغُ اَحْبَانِيْ بِاَنِّيْ  
رَكِبْتُ الْبَحْرَ وَانْكَسَرَتِ السَّفِيْنَةُ

۲ عَلٰی دِيْنِ الصَّلِيْبِ يَكُوْنُ مَوْتِيْ  
وَلَا الْبَطْحَا اُرِيْدُ وَلَا الْمَدِيْنَةُ

میرے چاہنے والے کو بتا دو کہ میں نے  
تباہ ہو کر ایک سمندر عبور کیا ہے

میری موت صلیب کی راہ سے تھی  
وادی مکہ یا مدینہ میں نہیں

۱ انا من اهوٰی ومن اهوٰی انا  
نحن روحان حَلَلْنَا بدنًا

۲ فاذا ابصرتنی ابصرتہ  
واذا ابصرتہ ابصرتنا

میں وہ بن گیا ہوں جسے میں چاہتا ہوں اور  
جسے میں چاہتا ہوں وہ میں بن گیا ہے  
ہم دو روحیں جو ایک بدن میں رہتی ہیں

جب تم مجھے دیکھتے ہو، اسے دیکھتے ہو  
اور جب تم اسے دیکھتے ہو، ہمیں دیکھتے ہو

۱ یا غا فلا لجهالة عن شانی  
هلاً عرفت حقیقتی و بیانی

أعبادة لله ستة أحرف  
من بينها حرفان معجومان

حرفان اصلی و آخر شکله  
فی العجم منسوب الی ایمانی

فاذا بدا رأس الحروف أمامها  
حرف يقوم مقام حرف ثان

۵ أبصرتنی بمكان موسى قائما  
فی النور فوق الطور حين ترانی

اے جہالت میں میرے حال سے غافل  
کیا تو میری حقیقت اور حال کو جانتا ہے

چھ حروف جو اللہ کے غلام ہیں  
ان میں دو جن کے ہجے

دو حروف اصلی اور ایک اعراب والا  
میرے ایمان کے ہجوں سے منسوب

جب پہلا حرف ظاہر ہوتا ہے  
دوسرے مقام پر ایک حرف آکھڑا ہوتا ہے

تو مجھے موسیٰ کی جگہ پر دیکھے گا، اگر تو دیکھے  
نور میں شرابور، طور کے اوپر

۱ خا ط ب ن ی الح ق من جنانی  
فکان علمی علی لسانی

۲ ق ر ب ن ی منه ب ع د ب ع د  
وخصنی اللہ واصطفانی

حق نے میرے دل سے میرے ساتھ کلام کیا  
میرا علم میری زبان پر تھا

بعد کے بعد وہ قریب آیا  
اللہ نے مجھے چنا، ممتاز کیا

۱ [کذا] أَجْتَبَانِي وَأَدْنَانِي وَشَرَفَنِي  
وَالْكَلَّ بِالْكَلِّ أَوْصَانِي وَعَرَفَنِي

۲ لَمْ يَبْقَ فِي الْقَلْبِ وَالْأَحْشَاءِ جَارِحَةٌ  
إِلَّا وَأَعْرِفَهُ فِيهَا وَيَعْرِفَنِي

اس نے اجتناب کیا، پھر قریب آیا، پھر شرف بخشا  
سب کچھ اس کی عطا، اس نے تمام اوصاف کا عرفان بخشا

میرے سینے اور قلب میں کوئی ایسا زخم باقی نہ رہا  
جس میں میں نے اسے نہ پایا اور اس نے مجھے نہ پہچانا

١ أنت بین الشَّعَافِ وَالْقَلْبِ تَجْرِي  
مِثْلَ جَرَى الدَّمْعِ مِنْ أَجْفَانِي

وَتَجَلُّ الضَّمِيرَ جَوْفَ فَوَادِي  
كَحُلُولِ الْأَرْوَاحِ فِي الْأَبْدَانِ

لَيْسَ مِنْ سَاكِنِ تَحَرَّكَ إِلَّا  
أَنْتَ حَرَكَتُهُ خَفِيَ الْمَكَانُ

٤ يَا هَلَالًا بَدَأَ لِارْبَعِ عَشْرٍ  
لِثَمَانٍ<sup>(١)</sup> وَارْبَعِ وَاثْنَانِ



(١) فی دیوان الدكتور کامل فشان

تُو قلب اور اس کے غلاف کے درمیان سے  
یوں نکل جاتا ہے جیسے آنسو پلکوں سے

اور تُو فیرے قلب کے اندر، میرے ضمیر میں سرایت کر چکا ہے  
جیسے ارواح جسموں میں سرایت کرتی ہیں

آہ! کوئی ساکن تیرے بغیر حرکت نہیں کرتا  
تُو اسے ایک مخفی مقام سے حرکت دیتا ہے

ہلال، جو چودویں کی رات ابھرتا ہے  
[ویسے ہی] جیسے آٹھویں، چوتھی اور دوسری [رات] کو



۱ حَمَلْتُ بِالْقَلْبِ مَا لَا يَحْمِلُ الْبَدَنُ  
والقلب يحمل ما لا تحمل البدن

۲ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ أَدْنَىٰ مِنْ يُلُوذِيكُمْ  
عينا لانظركم ام ليتني أدن

تو نے قلب میں وہ سہا جسے جسم نے نہیں سہا  
اور قلب نے وہ سہا، جسے تو نے جسم میں نہیں سہا

کاش میں تیری پناہ میں مقربین میں سے ہوتا  
جیسے تجھے دیکھنے والی آنکھ اور سننے والے کان

۱ بیان بیان الحق أنت بیانه  
وکل بیان أنت منه لسانه

أشرت الی حق بحق وکل من  
أشار الی حق فانت أمانه

تشریر بحق الحق والحق ناطق  
وکل لسان قدأتاک أو انه

۴ اذا کان نعت الحق للحق بینا  
فما باله فی الناس یخفی مكانه

حق واضح طور پر ظاہر ہو گیا، تو اس کی دلیل ہے  
ہر دلیل کی زبان تو ہے

میں نے حق کی طرف حق سے اشارہ کیا اور جو بھی  
حق کی طرف اشارہ کرتا ہے، یقین رکھتا ہے

حق، حق سے ظاہر ہوتا ہے اور حق کلام کرتا ہے  
ہر زبان سے، جیسے جیسے اس کا موسم آتا ہے

اگر حق کی صفت اس کی وضاحت کرتی ہے تو  
اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ اس کا مقام لوگوں سے مخفی ہے

۱ رقیبان منی شاهدان لحبہ

واثنان منی شاهدان ترانی

فما جال فی سرّی لغيرك خاطر

ولا قال الا فی هواك لسانی

فان رمت شرقا انت فی الشرق شرقه

وان رمت غربا انت نصب عیانی

وان رمت فوقا انت فی الفوق فوقه

وان رمت تحتا انت کل مکان

۵ وانت محل الكل بل لا محله

وانت بكل الكل لیس بفان

۶ فقلبی وروحی والضمیر وخاطری

وترداد أنفاسی وعقد جنانی<sup>(۱)</sup>



(۱) فی دیران الذکّور کامل لسانی

میرے دو رقیب، اس کے لئے میرے دو گواہ ہیں

اور میرے دو گواہ جو تو مجھ میں دیکھتا ہے

میری سوچ غیر کی طرف خفیہ طور پر بھی منعطف نہیں ہوتی

اور میری زبان صرف تیری محبت کا ورد کرتی ہے

اگر میں مشرق کی طرف جاؤں تو تُو مشرق کا مشرق ہے

اور اگر میں مغرب کی طرف جاؤں تو تُو میری آنکھوں کے سامنے ہے

اگر میں چڑھائی چڑھوں تو تُو میری چڑھائی کے سامنے ہوتا ہے

اگر میں نیچے اتروں تو تُو ہر طرف ہوتا ہے

تُو ہر ایک کا مسکن ہے، نہیں، اُس کا نہیں

تو فنا ہوئے بغیر، ہر اصل کی اصل ہے

اے میری روح، میرے قلب، میرے ضمیر اور سوچ

سانس کی واپسی، اور دل کے عقد

۱ ارجعْ إِلَى اللَّهِ إِنَّ الْغَايَةَ اللَّهُ

فَلَا إِلَهَ إِذَا بَالِغَتِ الْآهَوُ

وَأِنَّهُ لَمَعَ الْخَلْقِ الَّذِينَ لَهُمْ

فِي الْمِيمِ وَالْعَيْنِ وَالتَّقْدِيسِ مَعْنَاهُ

مَعْنَاهُ فِي شَفْتِي مَنْ حَلَّ مَعْتَقِدًا

عَنِ التَّهَجِّي إِلَى خَلْقٍ لَهُ فَاهُوَا

فَإِنْ تَشَكَّ فَدَبَّرْ قَوْلَ صَاحِبِكُمْ

حَتَّى يَقُولَ بِنَفْيِ الشَّكِّ هَذَا هُوَ

۵ فَالْمِيمُ يَفْتَحُ أَعْلَاهُ وَأَسْفَلُهُ

وَالْعَيْنُ يَفْتَحُ أَقْصَاهُ وَادْنَاهُ

اللہ کی طرف مراجعت کرو، کہ اللہ ہی تمنا کی غایت ہے  
اللہ کے سوا ہر منزل اس کے بغیر ہے

وہ خلق کا نور ہے جو

’م‘، ’ع‘ اور تقدیس میں معنی رکھتا ہے

میری زبان سے اس کے معنی کا بیان

اس کی اصلیت کے بارے میں، اپنے ادراک کی کم مائیگی کا بیان ہے

اگر تو شک کرتا ہے تو اپنے ساتھی کے کلام پر توجہ دو

جو شک سے منع کرتا ہے — یہ وہ ہے

’م‘ اس کی گہرائی کی اور بلندی کی طرف کھلتی ہے

’ع‘ اس کے قرب و فاصلے کی طرف

۱ من رامہ بالعقل مسترشدا  
أسرحہ فی حیرة یلہو

۲ قد شاب بالتلبیس اسرارہ  
یقول فی حیرتہ هل ھو؟

وہ جو عقل کے ذریعے اس تک پہنچنا چاہتا ہے  
حیرت کے سندر میں رہ جائے گا

اس کی سوچ فریب میں مدہم ہو جاتی ہے  
وہ اپنی حیرت میں کہتا ہے: کیا وہ؟

۱ لست بالتوحيد ألهو

غير أنى عنه أسهو

۲ كيف أسهو؟ كيف ألهو؟

وصحيح أئنى هو

میں توحيد سے نہیں الجھتا

نہ ہی اسے رد کرتا ہوں

میں اسے کیسے رد کر سکتا ہوں، کیسے اس کا مذاق اڑا سکتا ہوں

کہ سچ یہ ہے کہ میں وہ ہوں

۱ یا سرّ سرّی تدقّ حتّی  
تُخفی علی وہم کلّ حَیّ

وظاہراً باطناً تَجَلّی  
فی کلّ شَیْءٍ لکلّ شَیْءٍ

۴ اِنّ اعتذارِی الیک جہلّ  
وَعُظْمُ شُکّی و فِرطَ عَیّ

۴ یا جملۃ الکَلّ لَسْتُ غیری  
فما اعتذارِی اِذَا اِلَیّ

اے میرے راز کے راز، دقیق اور مخفی  
تمام جانداروں کے ادراک سے اوجھل

تُو ظاہر اور باطن میں عیاں ہوتا ہے  
ہر شے میں — ہر شے کے لئے

تیرے لئے میرا اعتذار محض جہل ہے  
عظیم شک اور بہت کمزوری

اے، تمام چیزوں کی کُل — تُو میرے سوا اور کوئی نہیں  
پھر میں اپنے لئے، اپنے ساتھ کیسے اعتذار کروں!

مَثَا لُكَ فِی عَیْنِی وَذَكَرْكَ فِی فَمِّی  
وَمَثُوكَ فِی قَلْبِی فَأَیْنَ تَغِیْبُ

تیری صورت میری آنکھ میں ہے، تیرا ذکر میرے لبوں پر  
تیرا مسکن میرے قلب میں ہے، پھر تُو کہاں چھپتا ہے؟



كفرت بدين الله والكفر واجب  
لدى وعند المسلمين قبح

جهنلایا میں نے اللہ کے دین کو اور یہ جھٹلانا واجب تھا  
میرے لئے — اور مسلمانوں کے لئے (یہ) گناہ ہے

فَقُلْتُ اخْلَانِي هِيَ الشَّمْسُ نَوْرَهَا  
قَرِيبٌ وَلَكِنْ فِي تَنَّا وَلَهَا بُعْدٌ

میں نے بھائیوں سے کہا: سورج جس سے روشنی ہے  
قریب ہے، لیکن اس کا ملنا بعید

قد كنت في نعمة الهوى بطرا

فادر كتنى عقوبة البطر

میں محبت کی نعمتوں کی افراط میں محو تھا

بالآخر افراط کے دکھ نے مجھے آن لیا

معرفت کی شرط خود کو مکمل طور پر مٹا دینا ہے  
جب مراد نظر میں ہو، رسائی کے بغیر —

شرط المعارف محو الكل منك اذا  
بدا المرید بلحظ غیر مطلع

ذِكْرُهُ ذِكْرِي وَ ذِكْرِي ذِكْرُهُ  
هل يكونا الذاكران أَلَا مَعَا

اس کا ذکر میرا ذکر ہے، میرا ذکر اس کا  
دو ذکر ایک ہوئے بغیر کیسے رہ سکتے ہیں!